© rasailojaraid.com

عین مقتضے ہے - اور صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب نے ازراہ فرط عنایت خاکسار کو اس رپورٹ کرنے کی زبانی بھی اجازت دی ہے *

اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہین اور اسکی تائید مین ایک اور مضمون لکھتے ہین جس مین جوبلی کے موقع پر اہلحدیث کی اظہار مسرت و ادائے شکر سلطنت پر دلایل شریعت کتاب اللہ و سنت سے شہادت کا بیان ہوا (جو رسالہ اشاعۃ السنۃ کا اسپیشلی فرض منصبی ہے *

اہل اسلام کی مسرت موقع جوبلی پر شریعت کی شہادت

جوبلی کے موقع پر اہلحدیث وغیرہ اہل اسلام رعایا برٹش گورنمنٹ نے جو خوشی کی ہے اور اپنی مہربان ملکہ قیصر ہند کی ترقی عمر و استحکام سلطنت کے لئے دعا کی ہے اسکے جواز پر کتاب و سنت مین شہادت پائی جاتی ہے *

اس مضمون مین دلایل کتاب و سنت کا بیان دو غرض سے ہوتا ہے ایک ... کو یہ یقین ہو کہ اس موقع پر مسلمانون نے جو کچھ کیا ہے سچے دل سے کیا ہے اور اپنے مقدس مذہب کی ہدایت سے کیا ہے - صرف ظاہرداری اور جھوٹھی خوشامد سے کام نہین لیا - دوسری یہ کہ ناواقف مسلمانون کو (جو کتاب اللہ و سنت مین نظر نہین رکھتے - صرف بعض کتب فقہ کی بے سند روایتون یا سنی سنائی باتون پر اعتقاد رکھتے ہین) مسلمانون کے اس فعل مین عدم جواز اور مخالفت شریعت کا وہم و گمان پیدا نہو *

ہم اس مقام مین ہندوستان کے تمام اہل اسلام کے افعال و طرق مسرت و

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اظہار عقیدت سے بحث کرنیکی گنجایش نہین پاتے لہذا صرف ان افعال و اقوال پر جنسے اہلحدیث نے اظہار مسرت و تادیہ شکریہ سلطنت کیا ہے کتاب و سنت کی شہادت پیش کرتے ہین۔ اسی پر باقی اہل اسلام کے افعال و طرق مسرت کا قیاس ہوسکتا ہے ✤

پس واضح ہو کہ جو کچھ اس موقع پر اہلحدیث نے کیا ہے وہ امور ذیل ہین۔

(۱) ملکہ معظمہ کی تعظیم کرنا۔ اور تعظیمی الفاظ سے اسکو یاد کرنا ✤

(۲) ملکہ معظمہ کی حکومت پنجاہ سالہ پر خوشی کرنا اور اس خوشی مین مسلمانون کو کھانا کھلانا ✤

(۳) برٹش سلطنت کی اطاعت و عقیدت کو ظاہر کرنا اور اس کو فرض مذہبی بتانا ✤

(۴) اس سلطنت کی برکات و احسانات (امن آزادی وغیرہ) کا معترف ہونا۔ اور اسپر ملکہ معظمہ اور سلطنت کی تعریف کرنا۔ اور شکر گزار ہونا ✤

(۵) ملکہ معظمہ اور اسکی سلطنت کے لئے دعاء سلامت و حفاظت و برکت کرنا۔ وعلی ہذا القیاس ✤

ان امور سے کوئی امر بھی ایسا نہین ہے جسکے جواز پر شریعت کی شہادت پائی نہ جاتی ہو۔ ناواقفون کے دماغ مین شاید یہ خیال پیدا ہو کہ ملکہ یا سلطنت کا عیسائی مذہب ہے لہذا اسکی تعظیم وغیرہ امور مذکورہ مسلمانون کو جائز نہین ہین ✤

اس خیال کے ابطال مین ہم ایسے دلایل کتاب و سنت پیش کرتے ہین جن مین غیر مذہب کے لوگون سے تعظیم وغیرہ امور کے ساتھ پیش آنا صاحب شریعت سے ثابت ہے اور ساتھ ہی اسکے یہ کہدینا بھی واجب سمجھتے ہین کہ ان امور مین ملکہ یا سلطنت کا مذہب عیسائی ہرگز پیش نظر نہین ہے بلکہ صرف سلطنت اور اسکے برکات اور فوائد

© rasailojaraid.com

اس آزادی وغیرہ ملحوظ ہیں - دنیا میں ایسا مسلمان کوئی نہوگا جو اس سلطنت کے مذہب (عیسائی) کو اچھا سمجھتا ہو یا اس مذہب کے قیام و استحکام کے لئے دعا کرتا ہوں ؀

امر اول پر (منجملہ امور مذکورہ) شہادت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلاطین غیر مذہب کو اپنے مراسلات میں تعظیمی الفاظ سے یاد فرمایا ہے - اور اقوام غیر کے وفود (ڈپیوٹیشنوں) کا اکرام کیا اور اپنے خلفاء اور جانشینوں کو ان کے اکرام و تعظیم کا حکم دیا ؀

صحیح بخاری و مسلم میں حدیث ہے کہ روم کے بادشاہ ہرقل کو (جو عیسائی مذہب) تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نامہ لکھا تو اسکو عظیم الروم کے خطاب سے یاد فرمایا ؀

من محمد بن عبد اللہ و رسولہ الی ہرقل عظیم الروم (صحیح بخاری صہ ۵ ومسلم صہ ۹۸ ج ۲)

ایسا ہی مصر و اسکندریہ کے بادشاہ مقوقس کو (جو عیسائی تھا) اور فارس کے بادشاہ کسریٰ کو جو مجوسی تھا) نامہ تحریر فرمایا تو لقب عظیم قبط اور عظیم فارس سے مخاطب فرمایا ؀

من محمد بن عبد اللہ و رسولہ الی المقوقس عظیم القبط (زاد المعاد صہ ۱۴)

من محمد بن عبد اللہ و رسولہ الی کسریٰ عظیم فارس (زاد المعاد صہ ۱۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان لوگوں کو باوجودیکہ وہ آنحضرت کے ماتحت نہ تھے خود سر اور مستقل بادشاہ تھے عظیم کہنا - اہل اسلام کے اپنی ملکہ کو جنکے ظل حکومت میں وہ رہتے ہیں معظمہ کہنے سے بڑھکر ہے ؀

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قوم ثقیف کا (جو مسلمان نہ تھی) ڈپیوٹیشن آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغیرہ بن شعبہ کو اذن دیا کہ وہ انکا

قدم علیہ وفد ثقیف فقال المغیرۃ بن شعبۃ یا رسول اللہ انزل قومی علی فاکرمہم فقال لا امنع

© rasailojaraid.com

لا اتعلمان تکرم قومک (زاد المعاد صفحہ ۴۸۵)

اکرام کرے ؛

قوم بلی کا ڈیپوٹیشن آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آیا تو رویفع بن

قدم علیہ وفد بلی فی ربیع الاول من سنتہ تسع فانزلہم رویفع بن ثابت البلوی عندہ وقدم بہم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقال ہولاء قومی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرحبا بک وبقومک (زاد المعاد صفحہ ۵۰۶)

ثابت نے انکو اپنے پاس ٹھہرایا پھر رویفع اون کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آیا تو آنحضرت صلعم نے اسکو اور اسکی قوم کو مرحبا فرمایا۔

اس اکرام و ملاطفت کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس ڈیپوٹیشن نے اسلام قبول کیا ؛

قوم صدا کا (جو مسلمان نہ تھے) ڈیپوٹیشن آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

قدم علی رسول اللہ خمسۃ عشر رجلا منہم (ای من صدا) فقال سعد یا رسول اللہ دعہم ینزلوا علی فنزلوا علیہ فحیاہم واکرمہم (زاد المعاد صفحہ ۵۰۹)

کے پاس آیا تو حضرت سعد نے باجازت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کو اپنے گھر میں اوتارا اور اون کا اکرام کیا ؛

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے خلفاء و جانشینوں کو فرمایا ہے۔

اجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزہم (صحیح بخاری صفحہ ۴۲۹)

ای اکرموہم بالضیافۃ والتطییب لنفوسہم والاعانۃ لہم سواء کانوا مسلمین اوکفارا (خیر جاری)

چنانچہ صحیح بخاری مین منقول ہے کہ ڈیپوٹیشنون (یعنے مخالفین مذہب کیون نہو) کی ایسی ہی خاطرداری و تکریم کیا کرو جیسے مین کرتا ہون ؛

جب مخالف مذہب ڈیپوٹیشنون کے اکرام و تعظیم آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قول و فعل و تقریر سے ثابت ہے تو بادشاہ وقت جسکے اہل اسلام رعایا اور ماتحت ہون تعظیم و تکریم کے ثبوت جواز مین کون شک کر سکتا ہے ؛

© rasailojaraid.com

امر دوم پر شہادت

قرآن مجید مین خدا تعالے نے خبر دی تھی کہ روم (جو اسوقت عیسائی تھے) اب مغلوب

الم غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون فی بضع سنین لله الامر من قبل ومن بعد ویومئذ یفرح المومنون بنصر الله ینصر من یشاء و ھو العزیز الرحیم۔ (روم ع ۱)

ہوگئے ہین پر چند سالون مین وہ فارس پر (جو مجوسی تھے) غالب آئین گے اور اُسدن مسلمان خدا کی مدد سے (جو ان عیسائیون کو ملیگی) خوش ہون گے خدا جسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے وہ غالب ہے اور رحم والا

عامہ تفاسیر معالم و فتح البیان وغیرہ مین لکھا ہے کہ رومی (عیسائیون) پر فارسی

قال اھل التفسیر غلبت فارس الروم ففرح بذالک کفار مکة وقالوا الذین لیس لھم کتاب غلبوا علی الذین لھم کتاب وافتخروا علی المسلمین فقالوا نحن ایضا نغلبکم کما غلبت فارس الروم وکان المسلمون یحبون ان یظھر الروم علی فارس لانھم اھل کتاب ای نصاری فھم اقرب الی الاسلام وفارس مجوس فھم اقرب الی کفار قریش فنزلت الم غلبت الروم (فتح البیان ۲۶ ج ۳) فخرج ابوبکر الی الکفار فقال فرحتم بظھور اخوانکم فلا تفرحوا فواللہ لیظھرن الروم علے فارس علی ما اخبرنا بذالک نبینا ۔۔۔ ویفرح المومنون بنصر الله

مجوسی غالب آئے تو کفار مکہ خوش ہوئے اور بولے کہ ہم بھی تمپر (اے مسلمانان) غالب ہون گے۔ جیسے فارسی رومیون پر غالب ہوئے ہین۔ مسلمان یہہ چاہتے تھے کہ رومی فارسیون پر غالب آئین کیونکہ وہ اہل کتاب تھے اور اسلام سے قرب رکھتے تھے اور فارسی مجوس تھے جنسے کفار مکہ قرب رکھتے تھے جسپر یہہ آیت اتری۔ یہ سنکر مسلمان بہت خوش ہوئے اور حضرت صدیق اکبر کفار مکہ کے پاس جاکر بولے کہ تم خوش مت ہو بخدا رومی فارسیون پر غالب آئین گے۔ جب

الروم علی فارس قال السدی فرح النبیؐ والمومنون بظھورھم علی المشرکین یوم بدر وظہور اہل الکتاب علی اہل الشرک۔ (معالم صفحہ ۶۸۷ و صفحہ ۶۸۸)

اس بشارت کے مطابق روم کو فارس پر فتح ہوئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمان بہت خوش ہوئے اسی قسم کی خوشی ہے جو مسلمانان ہند نے حکومت پنجاہ سالہ قیصر ہندیہ کی ہے کیونکہ حکومت فتح کا نتیجہ و لازمہ ہے اور دونو کا حکم ایک ہے ۔

اور اس اثنا حکومت پنجاہ سالہ مین قیصر ہند کو فتح ہوئی ہے (جیسا کہ برہما کی فتح) تو وہ بھی ویسی ہی فتح ہے جیسے روم کو فارس پر ہوئی تھی کیونکہ اہل کتاب کی بت پرستون پر فتح ہے نہ کسی مسلمان سلطنت یا ریاست پر پھر مسلمان اسپر کیون خوشیان نہ منا وین۔ اور اپنے قران اور پیغمبر کی پیروی کیون نکرین ۔

آزادی مذہبی جو اس سلطنت مین مسلمانون کو حاصل ہے وہ بجائے خود ایک مستقل دلیل جواز مسرت ہے اس آزادی مذہبی کی نظر سے مسلمانون کو اس حکومت پر اسیقدر مسرت لازم ہے جسقدر انکو اپنے مذہب کی مسرت و محبت ہے۔ خصوصاً گروہ اہلحدیث کو جنکو بجز اس سلطنت کے اور کہین ایسی آزادی حاصل نہین ۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سلطنت حبشہ مین (جو عیسائی تھی) اس آزادی مذہبی کا حال سُنا تو اپنے اصحاب کا مکہ معظمہ چھوڑکر اس سلطنت کے زیر سایہ رہنا پسند فرمایا (جسکا بیان شہادت امر چہارم مین آتا ہے) پھر اس آزادی مذہبی کی نظر سے مسلمان اس سلطنت کو (جسمین انکو آزادی حاصل ہے) پسند نکرین اور اسکی فتح و حکومت پر اس خوشی سے (جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم او مسلمانون کو فتح روم پر ہوئی تھی) بڑھکر خوشی نکرین تو وہ اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیرو کیونکر کہلا سکتے ہین ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رہا یہہ امر کہ اس خوشی مین انہون نے اہل اسلام کو کہانا کہلایا یا دوسری عبارت مین یون کہو کہ "پیٹ اپنا بہرا اور گورنمنٹ کو خوش کیا" سو اس کی بہتری پر کوئی طالب دلیل نہوگا +

یہان شاید ہمارے اسلامی بہائی یہہ سوال کرین کہ "آپکے رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر (۱۰) جلد ۵ مین شادیون کی دعوتون کے متعلق ایک مضمون شایع ہوا ہے اسمین دہوم دہام کی دعوتون کو جس مین فخر و ریا و نام آوری مطلوب ہو ممنوع لکھا ہے پھر یہ دعوت جوبلی جسمین سراسر فخر و نام آوری مقصود تھی کیونکر جائز ہوگئی۔ ہمکو سنا ہے کہ ایک صاحب جو اس دعوت مین تشریف لائے تھے یہ فرما بھی گئے ہین کہ اب تو مولوی صاحب (خاکسار) شادیون کی دھوم دھام والی دعوتون سے منع نکرین گے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ ان دعوتون اور اس دعوت مین آسمان و زمین کا فرق ہے۔ وہان ذاتی فخر اور نام آوری مقصود ہوتی ہے یہان فخر و نام آوری مقصود تھی تو قومی اور اسلامی۔ یہان شکر محسن گورنمنٹ (جسکا بیان شہادت امر چہارم مین ہوگا) کے علاوہ فخر و نام منظور تہا تو نہ کسی خاص ایک شخص کا بلکہ اسلام اور کل اہل اسلام خصوصاً اہلحدیث کا +

اس دہوم دھام مین ہم نے گورنمنٹ پر یہ ثابت کرنا چاہا تھا کہ اسلام محسنون کے مسرت مین شریک ہونا یون سکہاتا ہے اور اہل اسلام اپنے محسن گورنمنٹ کے ایسے شکر گذار ہین +

لہذا یہہ فخر و ریا ہے تو اس ریا کے مشابہ ہے جو حج مین طواف کے وقت اکڑ کر چلنے مین پایا جاتا ہے جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اعزاز و اظہار قوت جسمانی مسلمانان مدینہ کے لیئے (جنکو کفار مکہ نے کہا تھا کہ مدینہ کے بخار نے انکو سست کر دیا ہے) شروع فرمایا تھا۔ یا اس فخر کی مانند ہے جو حضرت حسان کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان اشعار مین پایا جاتا تھا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مدح وحمایت مین اونہون نے بنائے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر بیٹھ کر سنائے تھے *

امر سوم پر شہادت

اطاعت او عقیدت سلطنت سے ہماری اور ہر مسلمان کی یہ مراد ہے کہ اس سلطنت کی بغاوت نکرین نہیہ کہ اپنے مذہبی اور عقاید اسلامی مین سلطنت کے تابع ہورہین۔ سو اس معنے کی اطاعت و عقیدت سلطنت (غیر اسلامی کی ہو) کا حکم نصوص قرآن وحدیث مین موجود ہے *

خدا تعالے نے فرمایا ہے جنسے تمنے مسجد الحرام کے پاس عہد کیا ہے جبتک وہ عہد پر قائم رہین تم بھی قائم رہو *

الا الذین عاھدتم عند المسجد الحرام فما استقاموا لکم فاستقیموا لھم ان اللہ یحب المتقین (براۃ ع ۲)

اور فرمایا اگر تمہارے بھائی تسے دین مین مدد چاہئین تو ان کو مدد دو مگر اس قوم پر ان کو مدد نہ دو جن سے تم عہد کر چکے ہو *

وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الا علی قوم بینکم وبینھم میثاق واللہ بما تعملون بصیر۔ (انفال ع ۱۰)

اور فرمایا عہد کو پورا کرو عہد سے سوال ہوگا *

واوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولا (بنی اسرائیل ع ۵)

اور آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے جو عہد ولے کا عہد پورا نکرے گا وہ ہم مین سے نہین ہے اور نہ مین اسکے گروہ

من لا یفی لذی عھد عھدہ فلیس منی لست منہ (رواہ مسلم)

وقال رسول اللہ صلعم من قتل معاھدا لم یرح رائحۃ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الجنة وان ریحها لتوجد من مسیرة اربعین عاماً۔
(رواہ البخاری ص۴۴۸)

سے ہون - اور فرمایا جو شخص عہد والے کو مار ڈالے گا وہ بہشت کی خوشبو نہ پائے گا باوجودیکہ چالیس برس کے فاصلہ سے اسکی خوشبو آتی ہے ۔

ان الغادر ینصب له لواء یوم القیامة فیقول هذه غدرة فلان ابن فلان متفق علیه - وقال رسول الله صلعم من قتل معاهدا فی غیر کنهه حرم الله علیه الجنة
(رواہ ابو داؤد ص۲۲ جز ۲)

اور فرمایا عہد شکن کے لئے قیامت کے دن نشان کھڑا کیا جائے گا اور کہا جائیگا یہ فلان شخص کا غدر ہے - اور فرمایا جو عہد والے کو بلا جرم مارے اسپر بہشت حرام ہے ۔

انی لا اخیس بالعهد (رواہ ابو داؤد ص۲۲ جز ۲)
وقال عمر بن الخطاب واوصیه بذمة الله وذمة رسوله ان یوفی لهم بعهدهم وان یقاتل من ورائهم۔
(رواہ البخاری ص۴۲۹)

اور فرمایا مین عہد شکنی نہین کرتا اسی کے موافق حضرت فاروق نے اپنے جانشین کو وصیت فرمائی کہ عہد والون کا عہد پورا کرین اور ان کی حمایت مین انکے مخالفون سے لڑین ۔

اور یہ بات بدلایل ثابت ہے کہ ہندوستان مین جملہ رئیس و رعایا اہل اسلام برٹش گورنمنٹ کے عہد مین داخل ہین - ان دلایل کی تفصیل ہمارے رسالہ اقتصاد فی مسائل الجہاد مین موجود ہے اس محل مین ان دلائل کی تفصیل نہیں ہے ۔

امر چہارم پر شہادت

کہ کسی واقعی خوبی کا (مخالف مذہب کیون نہو) معترف ہونا اور اسکی تعریف کرنا

© rasailojaraid.com

اور اسکے احسان کا شکرگذار ہونا خدا کی۔ اور اسکے رسول کی۔ اور ان کے سچے پیروان کی سنت ہے اور کتمان حسن و احسان کفران نعمت ہے ۔

خدا تعالے نے ان عیسائیون کی جو مسلمانون سے دوستی رکھتے تھے قرآن مین تعریف فرمائی۔ اور یہودیون کی جو ان سے دشمنی کرتے تھے مذمت کی۔ دوسری آیت مین بعض اہل کتاب کی امانت داری کی تعریف کی ہے جیسا کہ بعض نادہندون کی شکایت فرمائی ہے۔

لتجدن اشد الناس عداوة للذين امنوا اليهود والذين اشركوا ولتجدن اقربهم مودة للذين امنوا الذين قالوا انا نصرى ذلك بان منهم قسيسين ورهبانا وانهم لا يستكبرون (مائدہ ع۱۱)

ومن اهل الكتاب من ان تامنه بقنطار يؤده اليك ومنهم من ان تامنه بدينار لا يؤده اليك الا ما دمت عليه قايما (آل عمران ع۸)

قال الم نربك فينا وليداً ولبثت فينا من عمرك سنين وفعلت فعلتك التي فعلت وانت من الكافرين - قال فعلتها اذا وانا من الضالين -

حضرت موسی کو فرعون نے اپنی پرورش کا احسان جتایا تو انہون نے اس سے انکار نفرمایا بلکہ ایک اور وجہ سے اس احسان کا جواب دیا جسمین صاف دلالت ہے کہ احسان کافر کا بھی لائق انکار نہین ہے۔ امام رازی نے اس آیۃ کی تفسیر مین فرمایا ہے اس آیۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ کفر کے سبب کافر کا احسان نعمت باطل نہین ہوتا کیونکہ موسی علیہ السلام نے اسکا اور وجہ سے جواب دیا چنانچہ ہمنے بیان کیا علماء کا اسمین اختلاف ہے بعض تو کہتے ہین کہ کافر منعم انعام کرنے سے شکریہ کا مستحق نہین رہتا بلکہ وہ کفر کے

واعلم ان فی الآیة دلالة علی ان کفر الکافر لا یبطل نعمته علی من یحسن الیه ولا یبطل منته لان موسی انما ابطل ذلک بوجه آخر علی ما بینا - واختلف العلماء فقال بعضهم اذا کان کافرا لا یستحق الشکر علی نعمته علی الناس انما یستحق

© rasailojaraid.com

الاھانۃ بکفرہ × × × وقال الاخرون لایبطل الشکر بالکفر وانما یبطل بالکفر الثواب والمدح الذی یستحقہ علی الایمان والآیۃ تدل علی ھذا القول الثانی۔

(تفسیر کبیر صــ۱۱ــ جلد ۷)

سبب سے اہانت کا مستحق ہو جاتا ہے دوسرے یہ کہتے ہیں کفر کے سبب اسکا شکر احسان باطل نہیں ہوتا گو وہ کفر کے سبب ثواب اور اس تعریف کا جو مومنوں کے لئے سزاوار ہے مستحق نہیں رہتا۔ یہ آیت اس دوسرے گروہ کے قول کے لئے سند ہے ✤

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو لوگوں کا (یعنے مومن ہوں خواہ کافر)

عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من لایشکر الناس لایشکر اللہ۔

(ابو داؤد صــ۳۶ــ جلد ۲)

شکر گذار نہو وہ خدا کا شکر گذار بھی نہیں ہے۔ اور اسی کے موافق آپ کا عمل رہا آپ نے کافروں کے احسان کا بھی ویسا ہی شکر کیا ہے جیسا کہ مومنوں کا ✤

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مطعم بن عدی کے ایک احسان کا اسکے کفر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اساری بدر لو کان مطعم بن عدی حیا ثم کلمنی فی ھؤلاء لترکتھم لہ۔ (بخاری صــ۵۱۳ــ)

مین مرجانے کے بعد شکریہ ادا کیا اور صاف فرما دیا کہ اگر مطعم زندہ ہوتا اور مجھے ان بدر کے قیدیوں کی رہائی کیلئے کہتا تو مین انکو چھوڑ دیتا ✤

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے داماد ابو العاص شوہر زینب لخت جگر حضرت رسالت صلعم نے کفر کی حالت مین مشرکین کے کہنے پر زینب کو طلاق نہ دی تو

ثم ذکر رسول اللہ صلعم صہرا لہ من بنی عبد شمس فاثنی علیہ قال حدثنی فصدقنی ووعدنی فوفی لی۔ (بخاری صــ۴۳۸ــ)

آپ نے اسکا شکریہ ادا کیا۔ اور جب اسکو بدر کے قیدیوں مین چھوڑ دیا تو اس سے یہ عہد لیا کہ زینب کو آپ کے پاس

© rasailojaraid.com

وکان ابو العاص مصافیا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسالہ المشرکین ان یطلق زینب فابی فیشکر لہ علیہ السلام ذلک ولما اطلقہ من الاسر شرط علیہ ان یرسل زینب الی المدینۃ فعاد الی مکۃ وارسلہا فلذا قال الخ (قسطلانی صفحہ ۱۴۲ جلد ۳)

پہنچا دے اس نے اس عہد کا ایفا کیا تو آپ نے اس پر اس کی تعریف کی یہہ واقعہ اس موقع پر ہوا کہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا پر دوسرا نکاح کرنا چاہا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حبشہ کے بادشاہ عیسائی (نجاشی) کا حال انصاف

قال اہل التفسیر ائتمرت قریش ان یفتنوا المومنین عن دینہم فوثبت کل قبیلۃ علی من فیہا من المسلمین یوذونہم ویعذبونہم فافتتن من افتتن وعصم اللہ منہم من شاء و منع اللہ تعالی رسولہ بعمہ ابی طالب فلما رای رسول اللہ صلعم ما باصحابہ ولم یقدر علی منعہم امرہم بالخروج الی الارض الحبشۃ وقال ان بہا ملکا صالحا لا یظلم ولا یظلم عندہ احد فاخرجوا الیہ حتی یجعل اللہ للمسلمین فرجا۔

(معالم التنزیل صفحہ ۲۹)

و ترک مردم آزاری معلوم ہوا تو آپ نے بایں الفاظ اس کی تعریف کی کہ وہ صالح یعنی اچھا بادشاہ ہے نہ وہ کسی پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کے پاس کوئی اور شخص کسی پر ظلم کرتا ہے" اور مسلمانوں کو جو مکہ مین کفار کے ہاتھ سے تکلیف پاتے تھے اس کی سلطنت مین جا رہنے کی رغبت دلائی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مشرکہ عورت کی کھال سے پانی لیا تو اسکے شکریہ مین اسکو ستو وغیرہ زاد راہ جمع کر دیا۔ اور پھر جب کبھی اسکے آس پاس دھاوا کیا تو اُس احسان کی نظر سے اسکی جھونپڑیون کو بچا لیا جسکے سبب اسکی تمام قوم کو اسلام نصیب ہوا۔

دیکھو صحیح بخاری صفحہ ۴۹

© rasailojaraid.com

حضرت عبد الرحمن بن عوف نے اپنے محسن مشرک (امیہ بن خلف) کے اس احسان کے عوض مین کہ اس نے مکہ مکرمہ مین اسکے مال واسباب کی حفاظت کی تھی بدر کی لڑائی مین مسلمانون کی ہاتھ سے اسکی جان بچانے مین کوشش کی ٭

دیکھو صحیح بخاری ص۳۰۸

ایسی احادیث و آثار اور بہت ہین جن مین غیر مذہب محسنون کے احسان کا شکریہ ادا کرنا اور انکی سچی خوبیون کا تعریف کرنا پایا جاتا مگر اس مقام مین ان کی تفصیل دشوار ہے ٭

شہادت ام پنجم

غیر مذہب کے حق مین دعا منع ہے تو صرف دعاء مغفرت منع ہے سو بھی ایسے

٭ کفار کی حق مین دعاء مغفرت کرنے مین دلایل قرآن و احادیث کا اختلاف ہے۔ قرآن مجید مین بعض انبیاء سے کافرون کے لئے دعاے مغفرت منقول ہے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے منقول ہے کہ انہون نے فرمایا اے خدا ان بتون نے بہت لوگون کو گمراہ کر دیا ہے۔ پھر جسنے ان مین سے میرا کہا مان لیا وہ تو میری ہی لوگون مین سے ہے اور جسنے نہ مانا تو اسکو معاف کرنیوالا رحم والا ہے ٭

رب انهن اضللن كثيرا من الناس فمن تبعني فانه مني ومن عصاني فانك غفور رحيم۔

ایسا ہی حضرت مسیح علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ اپنے پوجنے والون کے حق مین کہین گے کہ خدایا تو ان کو عذاب کرے تو وہ تیری بندی ہین (یعنی تیری قدرت مین ہین) اور اگر تو معاف کری تو تو غالب ہے اور صاحب حکمت

ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم۔

باقی بر صفحہ ۲۴۱

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شخص کے حق مین جسکا کفر پر مرنا اور دوزخی ہوچکنا معلوم ہو۔ مغفرت کے سوا اور امور زندگی یا سلامتی یا کسی اور بھلائی کی دعا شرعاً ممنوع نہین ہے۔ اور نہ اس دعا کی ممانعت پر کوئی دلیل کتاب و سنت مین پائی جاتی ہے۔ بلکہ دعاء سلامتی کی اجازت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احدیث مین پائی جاتی ہے جس مین اہل

> اذا سلم علیکم اہل الکتاب فقولوا وعلیکم –
>
> (بخاری صـ۹۲۵)

کتاب کے جواب سلام مین وعلیکم کہنے کا حکم ہے۔ جسکے معنے اسصورت مین کہ اہل کتاب مسلمان کو السلام علیکم کہین یا مسلم نہ کہین یہی بنتے ہین کہ تمپر بھی سلام ہو۔

بعض سلف صالحین نے اہل کتاب کو ابتداءً بھی سلام کرنا جائز رکھا ہے چنانچہ امام

> وحکی القاضی عن جماعۃ انہ یجوز ابتداءکا بہ للضرورۃ والحاجۃ او سبب وھو قول علقمۃ والنخعی وعن الاوزاعی انہ قال ان سلمت فقد سلم الصالحون وان ترکت فقد ترک الصالحون (شرح مسلم صـ۲۱۴)

نواوی نے شرح صحیح مسلم مین نقل کیا ہے ان کے نزدیک وہ حدیث جس مین ابتداء سلام کی ممانعت وارد ہے اول ہے۔

> مرحبا بک و بقومک (زاد المعاد صـ۵۰)
>
> فحیاھم واکرمھم (زاد المعاد صـ۵۰)

قوم علی کے زرپوشین کو آنحضرت صلعم کا مرحبا کہنا اور سعد بن عبادہ کا اپنی قوم کو حیاکم اللہ کہنا جسکا ذکر شہادت امر اول مین ہوچکا ہے۔ دعا نہین ہے تو کیا ہے۔

قاموس مین جو لغت عرب کی کتاب اور مجمع البحار مین جو خاصکر لغت احادیث کی

> التحیۃ السلام وحیاہ تحیۃ والبقاء والملک حیاک اللہ ابقاک اللہ وملکک (قاموس صـ۸۸) حیاک اللہ ای ابقاک اللہ او ملکک او فرحک او سلام علیک من التحیۃ السلام حیاک اللہ ای احیاک وعمرک (مجمع البحار صـ۳۱۷)

کتاب ہے تحیہ کے معنے سلام اور بقا کے لکھے ہین اور حیاک اللہ حیاہ اللہ کے معنی یہ لکھے ہین کہ خدا تجھے زندہ رکھے خوش رکھے۔ باقی رکھے عمر زیادہ کرے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴۲ یہ حدیث مین ایک نبی سے منقول ہے کہ اوسکو اسکی قوم نے مارا دہا ۔۔۔ سے ۔۔۔ باقی بر صفحہ ۲۶۱

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو سراقہ بن مالک نے آپ کے گرفتار

واتبعنا سراقۃ بن مالک فقلت اتینا
یا رسول اللہ فقال لا تحزن ان اللہ معنا
فدعا علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فارتطمت
بہ فرسہ الی بطنہا فی جلد من الارض
فقال انی اراکما دعوتما علی فادعوا لی
فاللہ لکما ان ارد عنکما الطلب فدعا
لہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم فنجا
فجعل لا یلقے احداً الا قال کفیتم ما ھہنا
فلا یلقی احدا الا ردہ ـ
(بخاری ص ۸۳۹ مسلم ص ۱۶۹ جلد ۱)

کرنے کے ارادہ سے آپکا تعاقب کیا جب
وہ آنحضرت صلعم کے پاس پہنچ گیا تو
آنحضرت صلعم نے اسکے حق مین بددعا
کی جسکے سبب اسکا گھوڑا اپنے پیٹ تک
زمین مین دہس گیا ـ اسنے کہا مین سمجھتا
ہون تمنے بددعا کی ہے اب میرے لئے
دعا کرو مین خدا کو ضامن دیتا ہون کہ
اب تمہارا تعاقب کوئی نکریگا پھر آنحضرت
صلعم نے اس کے لئے اس بلا سے نجات
کی دعا کی تو اسکی نجات ہوئی اور پھر جو
کوئی اسکو راستہ مین ملا اس کو واپس کیا ؛

عن عبد اللہ بن مسعود قال کانی انظر
الی النبی صلعم یحکی نبیا من الانبیاء
ضربہ قومہ فادموہ وھو یمسح الدم
عن وجہہ ویقول اللھم اغفر لقومی
فانہم لا یعلمون بخاری ص ۴۹۵

خون پونچھتے اور یہہ کہتے تھے کہ خدایا تو
ان کو بخشدے یہ نادان ہین +
آنحضرت صلعم کو جب اونہوں نے اپنے
چچا ابو طالب کے لئے اسکے کفر پر جانے
کے بعد دعاء مغفرت کی تو قرآن مجید مین
حکم سنایا گیا کہ نبی اور مومنون کو لائق نہین ہے کہ وہ مشرکون کے لئے دعائے

ما کان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا
اولی قربی من بعد ما تبین لہم انہم اصحاب الجحیم

مغفرت کرین ـ وہ ان کے قرابتین کیون نہ
ہون جب انکو یہہ ظاہر ہوجائے کہ وہ لوگ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آنحضرت صلعم کو کفار مکہ سے تکلیفین پہنچین تو آنحضرت صلعم نے ان کو حقمین

باب اذا استشفع المشرکون با المسلمین عند القحط۔ ان قریشاً ابطؤا عن الاسلام فدعی علیہ النبی صلعم فاخذتہم سنۃ حتی ھلکوا فیہا واکلوا المیتۃ والعظام فجاءہ ابوسفیان فقال یا محمد جئت تامر بصلۃ الرحم وان قومک قد ھلکوا فادع اللہ عز وجل فقرأ فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین الآیۃ ثم عادوا الی کفرھم فذالک قولہ تعالی یوم نبطش البطشۃ الکبری یوم بدر وزاد اسباط عن منصور فدعا رسول اللہ صلعم

بد دعا کی جس کے سبب مکہ مین سخت قحط پڑا یہانتک لوگون نے ہڈیان اور مردار کھایا اس حالت کو پہنچکر ابوسفیان (جو اسوقت کافر اور آنحضرت کا جانی دشمن تھا) آنحضرت صلعم کے پاس آیا اور سایل ہوا کہ آپ صلہ رحمی کا حکم دیتے ہین اور آپ کی قوم (قحط سے) مر رہی ہے خدا کی جناب مین ان کے لئے آپ دعا کرین اسپر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دعا کی اور خوب بارش ہوئی اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا

وما کان استغفار ابراھیم لابیہ الا عن موعدۃ وعدھا ایاہ فلما تبین لہ انہ عدو للہ تبرأ منہ ان ابراھیم لاواہ حلیم

دو وعدہ تھی جو کہ حضرت ابراہیم نے اپنے باپ کے لئے دعا کی تھی تو اس باپ کے علم سے پہلے کی تھی کہ وہ خدا کا دشمن ہے جب انکو یہ ظاہر ہو گیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے تو ابراہیم علیہ السلام اُس سے بیزار ہو گئے۔

اسی اختلاف دلایل کی نظر سے ہمنے ممانعت دعاء مغفرت کو شرطی طور پر بیان کیا ہے اور اس اختلاف کا رفع بھی اسی تفصیل سے ہو سکتا ہے کہ جس کافر کا کفر پر خاتمہ ہونا اور اس کا دوزخی ہو جانا ظاہر ہو چکا ہو اس کے حق مین دعاء مغفرت نہ کرین اور جس کے خاتمہ کا حال معلوم نہو اس کے لئے دعا کرین۔

اسی پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت مسیح اور اس نبی کا جسکو قوم نے مار اتھا دعا مغفرت کرنا محمول ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم۔ و علمہ اتم۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فسقوا الغيث فاطبقت عليهم سبعاً و شكا الناس كثرة المطر فقال اللهم حوالينا ولا علينا فانحدرت السحابة عن رأسه فسقوا الناس حولهم - (بخاری صفحہ ۱۳۹)

ہے اور اس سے یہ مسئلہ نکلا ہے کہ مشرکین مسلمانوں سے مینہہ کے لئے دعا چاہیں تو وہ اُن کے لئے دعا کرین +

اب اس سے بڑھکر اس دعا کے لئے اور کیا ثبوت بکار ہے +

اور اگر ہم ذرا غور و تامل سے کام لین اور یہہ خیال کرین کہ ہمارا اس سلطنت کے لئے دعا کرنا ان برکات امن آزادی مذہبی و اسباب ترقی کی نظر سے جن سے ہماری دین و دنیا کو مدد پہونچتی ہے تو اس سلطنت کے لئے دعا برکت و سلامت نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہے - کیونکہ یہ دعا در حقیقت اپنے ہی مذہب و جن کا شرت کے لئے ہے جسکی ضرورت مین کسیکو شک نہین ہے +

ان شہادتون سے ثابت ہوا کہ اہل حدیث نے ان امور خمسہ مین اور ایسا ہی عام اہل اسلام نے ان امور و طرق اظہار مسرت مین جو اس قسم کے اُن سے وقوع مین آئے ہین اپنی شریعت کا خلاف نہین کیا بلکہ عین اتباع شریعت کیا ہے +

شاید یہان کوئی یہ سوال کرے کہ کتب فقہ مین کفار کے تہوارون پر خوشی [illegible] ہے اور اسپر حدیث ** "من تشبه بقوم فهو منهم" سے استدلال کیا ہے - اور یہ جشن جوبلی یہودیون کی رسم ہے پھر اس موقع پر مسلمانون کو خوشی کرنا یا عیسائیون کی خوشی مین انکو شریک ہونا کیون کفر نہین ہے اسکا جواب یہ ہے - کہ فقہا نے کفار کے ان ہی تہوارون کی تعظیم کی خوشی کرنے اور انکی

** ترجمہ جیسا کہ [illegible] کہ [illegible] سمجھتے ہین یہ ہے جو کسی قوم سے صورت یا لباس یا کسی فعل مین مشابہت رکھے وہ اس قوم سے ہو جاتا ہے +

© rasailojaraid.com

خوشی مین مسلمانون کے شریک ہونیکو کفر لکھا ہے جو کفار کے مذہبی تہوار ہون اور انہی مذہبی امور مین کفار کی مشابہت اختیار کرنے پر اس حدیث مین وعید وارد ہے دنیاوی امور مین کفار کی خوشی مین شریک ہونے کو نہ فقہا نے کفر لکھا ہے اور نہ اس حدیث سے (اگر اسکو صحیح فرض کر لیا جاوے) اسکا کفر ہونا ثابت ہوتا ہے اور جوبلی کا جشن سلاطین یہود و نصاری کی ایک دنیاوی رسم ہے اسکو مذہب یہود و نصاری سے کوئی تعلق نہین ہے۔ لہذا اسکی خوشی مین مسلمانون کو شریک ہونا کفر نہوا۔

فتاوی قاضی خان مین (جو فقہ مذہب حنفی مین ایک مشہور و معتبر کتاب ہے) لکھا ہے کہ کسی شخص نے نوروز کے دن (جو مجوسیون کا مذہبی تہوار ہے)

رجل اشترى يوم النيروز شيئاً لم يشتره
في غير ذلك اليوم ان اراد به تعظيم
ذلك اليوم كما يعظمه الكفرة يكون كفراً
وان فعل ذلك لاجل الشرب لا لتعظيم
يوم النيروز لا يكون كفراً - وان اهدى
يوم النيروز الى انسان شيئاً ولم يرد به
تعظيم اليوم وانما فعل ذلك على عادة
الناس لا يكون كفراً - وينبغي في هذا اليوم
مالا يفعله قبل ذلك اليوم ولا بعده
ان يحترز من التشبه بالكفرة وعن
الامام ابي جعفر الكبير اذا عبد الرجل
خمسين سنة ثم جاء يوم النيروز واهدى

کچھ خرید کیا ہے اگر اسکی نیت اس دن کی تعظیم ہے تو یہ کفر ہے۔ اور اگر اسنے اپنے کھانے پینے کو (نہ اس دن کی نیت سے) کچھ خرید کیا تو یہ کفر نہین ہے اور اگر اسدن کسیکو اسنے کچھ بطور تحفہ بھیجا اور اس سے اس دن کی تعظیم کا ارادہ نہین کیا۔ صرف لوگون کی رسم و رواج کا اتباع کیا ہے تو یہ کفر نہین مگر اس سے اجتناب بہتر ہے۔ امام ابو جعفر کبیر سے مروی ہے کہ اگر کوئی پچاس سال خدا کی عبادت مین بسر کرے پھر نوروز کے دن مشرکون کو اس دن کی تعظیم کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الی بعض المشرکین بیضۃ یرید بہ تعظیم
یوم النیروز فقد کفر باللہ وحبط عملہ
واذا اتخذ مجوسی دعوۃ لحلق راس
ولدہ او جز ناصیتہ فاجاب مسلم و
حضر دعوتہ لا یکون کفراً والاولی
ان لا یفعل ولا یوافقھم علی مثل ذلک
مسلم۔ (فتاوی قاضی خان ص۲۷ ج۴)

نیت سے کچھ ہدیہ بھیجے تو وہ کافر ہوا۔ اور اسکا عمل باطل ہو گیا۔ اور اگر کوئی مجوسی اپنے بچے کے سر منڈانے یا پیشانی کے بال کٹوانے پر لوگوں کی دعوت کرے۔ اور کوئی مسلمان بھی اس دعوت میں حاضر ہو جاے تو یہ کفر نہیں۔ مگر بہتر یہ ہے کہ مسلمان اس فعل میں ان کی موافقت نکرے ❊

اور فتاوی صغری میں بھی چنانچہ شرح فقہ اکبر میں منقول ہے جو شخص نوروز

فی الفتاوی الصغری ومن اشتری یوم النیروز شیئا ولم
یکن یشتریہ قبل ذلک ان ارادبہ
تعظیم النوروز کفر ای لانہ عظم
عید الکفرۃ وان اتفق الشراء و
لم یعلم ان ھذا الیوم یوم النیروز لا
یکفر قلت وکذا اذا علم ان ھذا الیوم
ھو النوروز لکنہ اشتراہ بسبب
اخر من حدوث ضیافتہ ونحوھا
فانہ لا یکفر ومن اھدی یوم النیروز
الی انسان شیئاً واراد بہ تعظیم
النوروز (ہم) کفر۔
(شرح فقہ اکبر ص۱۵۲)

کے دن ایسی چیز خرید کرے جسکو پہلے خرید نہ کرتا تھا اسکے دل میں نوروز کی تعظیم ہو تو وہ کافر ہوگا کیونکہ اُس نے کافروں کی عید کی تعظیم کی اور اگر اُسنے اتفاقیہ کچھہ خریدا اور اسکو اُس دن کا علم نہ تھا۔ تو وہ کافر نہوا میں (صاحب شرح فقہ اکبر) کہتا ہوں وہ جانتا بھی ہو کہ یہ نوروز ہے مگر وہ اُس دن کوئی چیز کسی اور غرض سے خریدتا ہے تو بھی وہ کافر نہیں ہوتا۔ اور اگر اسدن کسیکو بطور تحفہ کچھہ بھیجتا ہے اور اس سے اسدن کی تعظیم کی نیت کرتا ہی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تو وہ کافر ہو گا ۔

اور خزانۃ المفتیین مین لکھا ہے کہ صاحب جامع صغیر نے عزیا نوروز کے دن ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو بطور تحفہ کچھ بھیجے اور اس سے اسدن کی تعظیم کا ارادہ نکرے صرف مروج رسم کی پیروی کرے تو یہہ کفر نہین ہے ولیکن بہتر یہی ہے کہ اس دن یہ کام نکرے اس سے آگے یا پیچھے کرلے تاکہ اس قوم کا مشابہ نہو جو اسدن آپسمین ہدیہ بھیجتے ہین ۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کسی قوم کی مشابہت کرتا ہے وہ انہی مین سے ہوتا ہے ۔

المسلم اذا اهدى يوم النيروز الى مسلم اخر شيئاً ولم يرد به تعظيم ذلك اليوم ولكن جرى على ما اعتاده بعض الناس لا يكفر ولكن ينبغي ان لا يفعل ذلك في ذلك اليوم خاصة ويفعله قبله او بعده لئلا يكون متشبها بولاء القوم وقد قال عليه السلام من تشبه بقوم فهو منهم (خزانة المفتيين)

ان روایات فقہیہ سے بخوبی ثابت ہے کہ فقہا نے غیر مذہب کی دنیاوی تہوارون کی خوشی مین مسلمانون کے شریک ہونے کو کفر نہین کہا بلکہ صرف مذہبی تہوارون کی خوشی مین شریک ہونے اور ان تہوارون کی تعظیم کرنیکو کفر کہا ہے ۔

لہذا جوبلی کی خوشی مین (جو اہل کتاب کی ایک دنیاوی اور شاہانہ رسم ہے) مسلمانون کا شریک ہونا اس حکم فقہا مین داخل نہین ہے ۔ اور اگر بالفرض اس رسم کا رسم مذہبی ہونا ثابت ہو جائے تو بھی مسلمانون کا اسکی خوشی مین شریک ہونا اس حکم فقہاء مین داخل نہین کیونکہ مسلمانون نے نہ اس رسم کو مذہبی جانا اور نہ بلحاظ مذہب اس رسم یا اس دن کی تعظیم کی ۔ انہون نے صرف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس سلطنت کے برکات و امن و آسایش پنجاہ سالہ پر خوشی کی ہے جسکو مذہب سے کوئی تعلق نہین ہے ۔

ان روایات فقہیہ مین جو یہہ کہا گیا ہے کہ کفار کی دنیاوی رسم مین مسلمانون کو شریک ہونا گو کفر نہین مگر اس سے مسلمانون کو اجتناب بہتر ہے مسلّم اور لایق تسلیم ہے بشرطیکہ اس شرکت مین مسلمانون کا کوئی فایدہ و قومی مصلحت نہو ۔ اور جس حالت مین اس شرکت مین مسلمانون کے قومی فواید و مصالح ہون جیسکہ مسرت جوبلی کی شرکت مین فواید (اسلام و اہل اسلام کی نسبت حکام وقت کی حسن ظنی اور شہرت خیر خواہی وغیرہ) موجود ہون تو اجتناب سے شرکت اولے ہے ۔ اور بحق اسلام و اہل اسلام مفید تر ۔

ولیکن جو اس اولویت اجتناب پر حدیث مین تشبہ الخ سے استدلال کیا گیا ہے یہ لایق تسلیم نہین ہے ۔ کیونکہ اوّلاً وہ حدیث صحیح و لایق تمسک نہین ہے اسکی تفصیل ہم پھر کسی پرچہ مین کرینگے ۔ انشاء اللہ تعالے ۔ بالفعل اتنا کہنا کافی سمجھتے ہین کو اسکے راویون مین دو راوی ضعیف ہین ۔ اول عثمان بن ابی شیبہ جو باوجود ثقہ ہونیکے وہم بھی رکھتا تھا ۔ دوسرا ابو النضر عبد الرحمن بن ثابت دمشقی جو باوجود صادق ہونیکے خطا کرتا تھا اور اخیر عمر اسکا حافظہ بگڑ گیا تھا اور اگر یہ ابو النضر عبد الرحمن مدنی ہے تو یہ مجہول الحال یا مجہول العدالت ہے تب بھی یہ روایت لایق تمسک نہین ہے ۔

عثمان ابی شیبہ ثقہ مشہور لہ او
فانہ بہ عبد الرحمن بن ثابت الدمشقی
صدوق یخطی ورمی بالقدر
تغیر بآخرہ عبد الرحمن بن
ثابت المدنی مجہول
(تقریب ص ۱۲۶ ص ۲۲۰ و ص ۲۱۶)

ثانیاً جو اس حدیث مین متشابہ کفار پر وعید وارد ہے کہ اسکا مرتکب انہی

© rasailojaraid.com

لوگون مین داخل ہوجاتا ہے" وہ دنیاوی امور و عادات مین مشابہہ کفار پر وارد و متوجہ نہین ہوسکتی کیونکہ بعض دنیاوی امور و عادات مین مشابہت خود آنحضرت صلعم اور انکے اکابر اصحابہ مین پائی گئی اور ثابت ہوچکی ہے +

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کا لباس (تہہ بند - چادر - کورتہ - عمامہ) وہی تھا جو عام عرب کا لباس تھا - آنحضرت صلعم نے اسمین بجز چند خاص تبدیلیوں کے کہ ازار ٹخنون سے نیچے نہو اور لباس ریشمین یا کسم کا رنگا ہوا نہو عام تبدیلی نہین کی اور اس لباس مین مشابہت کفار سے عام ممانعت نہین فرمائی ایسا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کھانا پینا - جوتا پہننا - سونا - پھرنا - چلنا - گھوڑے پر اونٹ پر سوار ہونا - کلام کرنا وغیرہ وغیرہ عام رواج وقت کے موافق تھا - ان امور مین حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بجز خاص تبدیلات کے عام تبدیلی کا حکم نہین دیا - اور بعض عادات و افعال مین آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خاصکر اہل کتاب کا توافق کیا ہے از انجملہ سدل ہے (یعنے سر کے بالون کی بیچ سے مانگ نہ نکالنا بلکہ بالونکو ایک طرف لٹکا دینا جیسا کہ اسوقت عیسائی کرتے ہین) جب آپ مکہ مین تھے تو حسب عادت عرب آپ مانگ نکالا کرتے تھے - جب مدینہ مین آئے تو عادت اہل کتاب کے موافق سدل کرنے لگے جب آپ کو یہ معلوم ہوا کہ یہہ مانگ نکالنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا فعل ہے تو پھر آپ نے سدل کو ترک کیا اور مانگ نکالنا اختیار فرمایا -

از انجملہ شامی جبہ (تنگ آستین کا چغہ) جو یہودیون کا لباس تھا پہنا

کان النبی صلعم یحب موافقہ اهل الکتاب فیما لم یؤمر فیہ وکان اهل الکتاب یسدلون اشعارهم وکان المشرکون یفرقون رؤسهم فسدل النبی صلعم ناصیتہ ثم فرق بعد -

(بخاری صفحہ ۸۷۷ ج ۲)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جبہ کسروانیہ (جو کسریٰ شاہ فارس کا لباس تھا) زیب تن فرمانا

صحیح بخاری مین حدیث ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شامی جبہ

فتوضا وعلیہ جبۃ شامیۃ فمضمض واستنشق وغسل وجہہ فذہب یخرج یدیہ من کمیہ فکانا ضیقین فاخرج یدیہ من تحت بدنہ فغسلہما (بخاری صفحہ ۸۶۳ جز ۲)

تنگ آستین پہنا ہوا تھا آپ وضو کرنے لگے تو آستین سے باہر ہاتھ نہ نکال سکے آخر جبہ کے اندر سے ہاتھ نکال کر دہوئے ✽

صحیح مسلم مین حدیث ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کسروانی

فقالت ہذہ جبۃ رسول اللہ صلعم فاخرجت الی جبۃ طیالسۃ کسروانیۃ لہا لبنۃ دیباج وفرجیہا مکفوفین بالدیباج فقالت ہذہ کانت عند عائشۃ حتی قبضت فلما قبضت قبضتہا وکان النبی صلعم یلبسہا۔ (مسلم صفحہ ۱۹۰ جز ۲)

جبہ زیب تن فرمایا کرتے جسکی جیب اور چاکون کی جگہ ریشم مین منڈہی لگی ہوئی تھی ✽

ان عادات وافعال مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عام عرب اور خاص اہل کتاب سے مشابہت و موافقت ثابت ہونے کے ساتھ کوئی مسلمان کب تجویز کرسکتا ہے کہ جو اس حدیث مین مشابہہ کفار پر وعید وارد ہے وہ دنیاوی امور مین مشابہہ کو بھی شامل ہے ✽

ہرچند آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت سے مواقع مین عام مشرکین یا اہل کتاب کی مشابہت سے بچنے کا بھی حکم دیا ہے مگر اس سے یہ عام حکم نہین نکلتا کہ جس شخص نے کسی عادت یا لباس مین کفار کی مشابہت کی وہ انہی کے گروہ مین داخل اور دین اسلام سے خارج ہوا جیسا کہ حدیث مَن تشبہ الخ کا ظاہری مفاد ہے ✽

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جو تشبہم الخ اس حدیث کی دست آویز سے ہر ایک امر مین (دنیاوی کیون نہو) کفار
کی مشابہت کو کفر قرار دیتے اور اس کے مرتکب پر کفر کا فتوی لگا دیتے ہین -
وہ یہہ نہین سمجھتے کہ بعض افعال و عبادات مین آنحضرت صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم اور ان کے اصحاب کی مشابہت پائی گئی ہے وہ اس فتوی کفر کے
اثر سے کیونکر محفوظ رہ سکتی ہے *

بالجملہ دنیاوی امور مین جنکو مذہب کفر یا اسلام سے تعلق نہو غیر مذہب
کی مشابہت کفر نہین ہے - نہ انکو فقہاء نے کفر کہا ہے اور نہ اس حدیث
سے اسکا کفر ہونا ثابت ہو سکتا ہے *

ان دلائل و مسائل کے پڑھنے اور سننے سے امید ہے عامہ ناظرین اور
گورنمنٹ کو ہمارے اس دعوے کی جو ہم نے صدر مضمون مین کیا ہے پوری
تصدیق ہوگی اور یہہ بات بخوبی سمجھہ مین آجائینگے کہ جشن جوبلی پر جو کچھہ
اہلحدیث یا ان کے مثل اور اہل اسلام نے کیا ہے سچّے دل سے کیا ہے
اسمین صرف ظاہرداری اور جھوٹی خوشامد سے کام نہین لیا اور نہ اپنی شریعت
و مذہب کا خلاف کیا ہے *

اہلحدیث کی خطاب "اہلحدیث" کے قدیم غیر دل آزار ہونے پر
دوسرے فرقون کی شہادت

اشاعۃ السنۃ نمبر ۴ و ۵ جلد ۹ مین ہمنے اس عنوان کا کہ "اہلحدیث کا خطاب پرانا ہے اور
یہ دوسرے اسلامی فرقون کی دل آزردگی کا باعث نہین ہو سکتا" ایک مضمون لکھا تھا
اور سولہ ۱۶ کتب معتبرہ حنفیہ سے اسکا ثبوت دیا - اور یہ ثابت کیا تھا کہ یہ خطاب اس گروہ کو
خود اکابر مذہب حنفیہ وغیرہ اتباع فقہاء نے دیا ہوا ہے - اور اُن کو فقہا کے

© rasailojaraid.com